ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

Vol.03 No.03 (2025)

اسلامی تعلیمات اور سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں ماحولیاتی تحفظ: جدید چیلنجز اور حل کے تجزیاتی مطالعہ

ENVIRONMENTAL PROTECTION IN LIGHT OF ISLAMIC TEACHINGS AND THE PROPHETIC TRADITION: AN ANALYTICAL STUDY OF CONTEMPORARY CHALLENGES AND SOLUTIONS

Azhar Hussain[1]
Hafiz Qudrat Ullah[2]
Hafiz Muhammad Ammar[3]

Abstract:

Environmental changes pose a serious threat to humanity today, primarily due to human activities and negligence toward nature. The Seerah of the Prophet Muhammad (peace be upon him) provides clear guidance on environmental protection. He emphasized planting trees, preventing water waste, cultivating land, and keeping the air and environment clean. In the Holy Quran, Allah Almighty has instructed the maintenance of balance in the earth, water, mountains, forests, and animals.In the blessed Hadith, planting trees is considered a continuous act of charity (Sadaqah Jariyah), and those who cultivate barren land are granted rights over it. The Prophet Muhammad (peace be upon him) prohibited contaminating stagnant water, unnecessary cutting of trees, and polluting the air. His teachings place central importance on ecological balance and environmental conservation.At the global level, the following measures are essential for environmental protection: campaigns for tree planting and forest conservation, safeguarding water resources and preventing pollution, reducing industrial waste and carbon emissions, promoting eco-friendly technology through international cooperation, and engaging educational and religious institutions to raise public awareness.The Seerah of the Prophet (peace be upon him) demonstrates that environmental protection is our responsibility both individually and collectively. If the global community unites and works together, environmental devastation can be prevented. By adhering to Islamic teachings, we can maintain a sustainable and healthy environment.

تعارف موضوع

ماحولیاتی تبدیلیاں عصر حاضر کا ایک انتہائی اہم اور عالمگیر مسئلہ ہیں جو پوری انسانیت کے مستقبل کے لیے سنگین خطرہ بن چکی ہیں۔ان تبدیلیوں کی بنیادی وجہ انسانی سرگرمیوں کا وہ سلسلہ ہے جس میں فطرت کے توازن اور قدرتی وسائل کے تحفظ سے بے پروائی برتی جا رہی ہے۔ صنعتی ترقی، جنگلات کی کٹائی، زمین کے بے دریغ استعمال،اور فضائی آلودگی نے ماحولیاتی نظام کو اس حد تک متاثر کیا ہے کہ اب اس کے اثرات ہماری روزمرہ زندگی پر واضح طور پر نظر آ رہے ہیں۔ایسے میں اسلام کی تعلیمات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ ہمیں رہنمائی فراہم کرتی ہے کہ کیسے فطری ماحول کے تحفظ اور بقا کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق، پہاڑوں، دریاؤں، جنگلات اور حیوانات کے وجود کو انسان کے لیے نعمت قرار دیا ہے اور ان کے تحفظ کی تلقین فرمائی ہے۔احادیث نبویہ میں درخت لگانے کو صدقہ جاریہ قرار دے کر شجرکاری کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے، بنجر زمینوں کو آباد کرنے والوں کو اس کا حق دار ٹھہرایا گیا ہے،اور پانی کے ضیاع، فضائی آلودگی اور فطری توازن کو خراج کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی میں ماحول دوست رویوں کی واضح جھلک ملتی ہے، جس میں صفائی، پانی کے محتاط استعمال، جنگلات کے تحفظ اور زمین کی آبادکاری جیسے اقدامات شامل ہیں۔ عالمی سطح پر اس مسئلے کے حل کے لیے درخت لگانے کے وسیع پیمانے پر منصوبے، پانی کے ذخائر کا تحفظ، صنعتی فضلے میں کمی، کاربن اخراج پر قابو پانا،اور ماحول دوست ٹیکنالوجی کو فروغ دینا انتہائی ضروری ہے۔ نیز تعلیمی و مذہبی اداروں کو عوامی بیداری پیدا کرنے میں اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے واضح ہوتا ہے کہ ماحول کا تحفظ انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر ہماری دینی و اخلاقی ذمہ داری ہے،اور اگر عالمی برادری متحد ہو کر اسلامی تعلیمات کے مطابق اقدامات کرے تو ماحولیاتی تباہیوں کو روکا جا سکتا ہے اور آنے والی نسلوں کے لیے ایک پائیدار اور صحت مند ماحول چھوڑا جا سکتا ہے۔

[1] Ph.D Scholar Shaikh Zayed Islamic centre PU, azhar772235@gmail.com
[2] M.phil Scholar, Institute of Islamic Studies PU Lahore

[3] Ph.D. Scholar, Institute of Islamic Studies (IIS), University of the Punjab, Lahore, Punjab

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

موضوع کی ضرورت واہمیت

ماحولیاتی تحفظ کی ضرورت واہمیت آج کے دور میں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں رہی۔ فطری ماحول میں تیزی سے آنے والی تبدیلیاں نہ صرف انسانوں بلکہ زمین پر بسنے والے تمام جانداروں کی بقاکے لیے خطرہ بن چکی ہیں۔ صنعتی ترقی، شہری کاری اور جدید ٹیکنالوجی کے بے تحاشا استعمال نے فضائی آلودگی، جنگلات کے خاتمے، پانی کی کمی اور زمین کے بگڑتے ہوئے معیار جیسے مسائل کو جنم دیا ہے۔ ان مسائل کے حل کے لیے فوری اور مؤثر اقدامات نہ کیے گئے تو آنے والی نسلیں ناقابل تلافی نقصان سے دوچار ہوں گی۔ اسلام نے چودہ سو سال قبل ہی ماحول کے تحفظ کو نہ صرف ایک اخلاقی فریضہ قرار دیا تھا بلکہ اسے انسانی عبادت کا حصہ بنایا تھا۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے: "اور زمین میں فساد برپا نہ کرو بعد اس کے کہ اسے درست کر دیا گیا ہو" (سورہ الاعراف:56)۔ یہ آیت کریمہ واضح طور پر فطری توازن کو برقرار رکھنے کی ہدایت کرتی ہے۔ احادیث نبویہ میں درخت لگانے کی فضیلت، پانی کے تحفظ کی تلقین اور زمین کی آبادکاری پر زور دینا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اسلام میں ماحولیاتی تحفظ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ موجودہ دور میں جب کہ عالمی حدت، سیلاب، خشک سالی اور موسموں کے غیر متوقع تغیرات نے پوری انسانیت کو متاثر کیا ہے، اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہماری اجتماعی ذمہ داری بن جاتی ہے۔ ماحول کا تحفظ محض ایک اجتماعی مسئلہ نہیں بلکہ ہر فرد کی انفرادی ذمہ داری ہے، جسے پورا کرنا ہماری دینی اور اخلاقی فرض ہے۔

مقاصد تحقیق

1. قرآن وحدیث میں ماحولیاتی تحفظ سے متعلق تعلیمات کا تجزیاتی مطالعہ
2. سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماحول دوست اقدامات کی معاصر ماحولیاتی چیلنجز کے تناظر میں معنویت
3. خلافت راشدہ اور اسلامی تہذیب میں ماحولیاتی تحفظ کے عملی نمونوں کا تحقیقی جائزہ
4. موجودہ دور میں مسلم معاشروں میں ماحولیاتی شعور اور اسلامی تعلیمات کے درمیان ربط کا تجزیہ
5. عالمی ماحولیاتی مسائل کے حل کے لیے اسلامی تعلیمات پر مبنی پالیسی تجاویز کی تشکیل

سوالات تحقیق

1. کیا اسلامی تعلیمات میں ماحولیاتی تحفظ کے ایسے اصول موجود ہیں جو جدید ماحولیاتی چیلنجز کا حل پیش کر سکتے ہیں؟
2. سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماحول دوست عمل سے موجودہ مسلم معاشروں میں کس طرح رہنمائی لی جا سکتی ہے؟

ماحول کا مفہوم

فیروزاللغات جدید اردو میں ماحول کے لفظی معنی "گردوپیش، پاس پڑوس" کے ہیں۔[4]

ماحول کا لفظ عربی زبان کے دو الفاظ "ما" اور "حول" سے مل کر بنتا ہے اور اردو زبان میں یہی لفظ گردوپیش کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ "ما" کے معنی اردو میں "جو کچھ" اور "حول" کے معنی ارد گرد کے ہیں۔ "حول" کا لفظ عربی لغت میں "حالت" اور "ہیئت" کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے لیکن زیادہ تر اس سے مراد ارد گرد کی چیزیں ہی ہوتی ہیں۔

حول (کلمہ وظیفیۃ)

اسم يدل على الجهات المحيطۃ بشخص أوشئ[5]

حول (کلمہ وظیفیہ) وہ اسم ہے جو ان جہات (اطراف) پر دلالت کرتا ہے جس نے کسی شخص یا کسی چیز کو گھیر رکھا ہو۔

"انگریزی زبان میں اس کے لئے لفظ Environment استعمال ہوتا ہے۔

"Environment: the natural world in which people, animals and plants live." [6]

ماحول واحد لفظ ہے جس سے مراد وہ قدرتی دنیا ہے جس میں انسان، جانور اور پودے رہتے ہیں۔

---

[4] فیروز اللغات اردو ،لاہور: فیروز سنز،2007ء، صفحہ 652

[5] احمدمختار، عمر، الدکتور، معجم اللغتہ العربیہ المعاصرہ، عالم الکتب، قاہرہ، مصر، 1449، 589:4

[6] Oxford advanced learner's Dictionary (UK: Oxford University press , 2015),9th Edition, p:500

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

اصطلاحی مفہوم کے حوالے سے ماہرین نے ماحول کی کئی تعریفیں کی ہیں، جن کا اس مختصر مقالے میں ذکر تطویل کا باعث ہے اس وجہ سے صرف ایک ہی تعریف پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ محمد عبدالقادر ماحول کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"الوسط أو المجال المكاني الذي يعيش فيه الإنسان، بما يضم من ظواهر طبيعية وبشرية يتأثر بها ويؤثر فيها"[7]

"وہ مرکز یا جگہ جہاں انسان زندگی بسر کرتا ہے، بشمول ان طبعی اور بشری مظاہر کے جن سے انسان متاثر ہوتا ہے اور ان پر اثر انداز ہوتا ہے۔"

تغیر کا مفہوم

تغیر عربی کا لفظ ہے جو اردو میں مستعمل ہے۔ تغیر کا مطلب تبدیلی ہے۔ تغیر واحد ہے یہ جمع کے طور پر جس شکل میں استعمال ہوتا ہے وہ تغیرات ہے۔

تغیر 'کا معنی ہے کسی شے کا ایک حالت وصفت سے دوسری حالت وصفت کی طرف منتقل ہونا۔ چاہے یہ منتقلی ذوات کی ہو یا صفات کی یا پھر ایک ساتھ دونوں کی۔ یہ تبدیلی جس طرح کلّی ہوتی ہے اسی طرح جزوی بھی ہوتی ہے۔

التَّغَيُّرُ: 'منتقل ہونا' اور 'تبدیل ہونا'۔ اسی سے کہا جاتا ہے: "تَغَيَّرَ الشَّيْءُ، يَتَغَيَّرُ، تَغَيُّراً" یعنی وہ شے بدل گئی اور اس میں تغیر واقع ہو گیا۔ 'تغیر' کا حقیقی معنی ہے: کسی ایسی چیز کی تخلیق جو پہلے نہیں تھی۔ 'تغیر' کا معنی: 'ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا' ہے۔[8]

انسانی زندگی کی بقا کے لیے قدرتی ماحول کی اہمیت وضرورت

اللہ تبارک وتعالی کی تخلیق کردہ ہر ہر چیز انسان کے لئے مسخر کی گئی ہے۔ انسان کو اللہ تبارک وتعالی نے اشرف المخلوقات بنایا ہے اور قدرتی ماحول میں موجود تمام چیزیں انسان کی خدمت پر مامور ہیں. مگر آج بد قسمتی یہ ہے کہ ہم نے ترقی کے نام پر اللہ تعالی کی طرف سے عطا کردہ نعمتوں کا غلط استعمال شروع کر دیا ھے۔ ایٹمی اور کیمیکل ہتھیار اس قسم کے وجود میں آ چکے ہیں جنھوں نے ماحول کو انتہائی خطرناک حد تک زہر آلود کر دیا ہے۔ اور پھر حرص وہوس اور مادیت پرستی کے غلبے نے ہمیں دوسروں کے حقوق تک غصب کرنے کی نوبت تک پہنچا دیا ہے۔ مادیت اور ترقی کے نام پر آئے روز نت نئی صنعتی ایجادات اور ان کے فاضل مادوں نے ماحول کو خطرناک حد تک مہلک بنا دیا ہے۔ مختلف ممالک کے درمیان تصادم اور تشدد کی بنا پر جدید سے جدید تر کیمیکل ہتھیاروں کے استعمال نے فضا کو زہر آلود بنا رکھا ہے۔ جس کے نتائج پوری انسانیت مہلک بیماریوں کی صورت میں بھگت رہی ہے۔ ایک صحت مند زندگی گزارنے کے لئے قدرتی ماحول کی حفاظت بہت ضروری ہے۔ چودہ سو سال پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وہ تمام اقدامات بتا دیے ہیں جو ماحول کو پاکیزہ اور صاف شفاف بنا سکتے ہیں۔ اللہ تعالی نے زمین کو انسان کی رہائش کے قابل بنایا ہے۔ اس میں سے طرح طرح کے پھل، پھول، اناج اور فصلات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس زمین کے سینے میں معدنیات کے بے بہا خزانے موجود ہیں۔ زمین کے نرم حصے میں کھیتیاں رکھ دی ہیں۔ نہریں، چشمے اور پانی کے ذخائر پیدا فرمائے جو ہماری روزمرہ زندگی میں قدرت الہی کا عظیم تحفہ ہیں۔ اگر ہم قدرت کے ان تحائف کی قدر نہیں کریں گے تو ہماری زندگی میں مشکلات بڑھتی جائیں گی۔ زمین پر موجود تمام چیزیں اللہ تعالی کی طرف سے عطا کردہ نعمتیں ہیں اور نعمتوں کا جتنا زیادہ شکر ادا کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔ اور اگر اس کی بے قدری کی جائے تو انسان کو ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے. قدرت کی پیدا کردہ توازن سے چھیڑ چھاڑ کرنے سے مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔

ماحول کی اہمیت۔ قرآنی کریم کے تناظر میں

اللہ تبارک وتعالی نے قرآن کریم میں قدرتی ماحول میں موجود مختلف چیزوں کی اہمیت کو بیان فرمایا۔ اللہ تعالی کا پوری انسانیت پر احسان عظیم ہے کہ اس نے بنجر زمینوں میں سے ہمارے کھانے کے لیے اناج پیدا فرمایا. جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ۝[9]

اور ان کے لیے ایک نشانی وہ زمین ہے جو مردہ پڑی ہوئی تھی، ہم نے اسے زندگی عطا کی، اور اس سے غلہ نکالا، جس کی خوراک یہ کھاتے ہیں۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالی نے بنجر زمینوں کو آباد کرنے کے بعد حاصل ہونے والی فصلات اور چوپاؤں کا ذکر فرمایا۔ جیسا کہ ارشاد ھے:

[7] محمد عبدالقادر الفقی،البيئة ، مشاكلها وقضاياها وحمايتها من التلوث، مكتبة ابن سينا،١٩٩٩ء، ص:١٤

[8] فیروزاللغات اردو، صفحہ 233

[9] یسین 33:36

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

اَوَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّا نَسُوۡقُ الۡمَآءَ اِلَی الۡاَرۡضِ الۡجُرُزِ فَنُخۡرِجُ بِہٖ زَرۡعًا تَاۡکُلُ مِنۡہُ اَنۡعَامُہُمۡ وَاَنۡفُسُہُمۡ ؕ اَفَلَا یُبۡصِرُوۡنَ ﴿۲۷﴾[10]

کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم بنجر زمین کی طرف پانی رواں کرتے ہیں پھر اس سے کھیتی پیدا کرتے ہیں جس میں سے ان کے چوپائے بھی کھاتے ہیں اور وہ خود بھی (کھاتے ہیں) تو یہ دیکھتے کیوں نہیں؟

اپنے آپ کو معاشی طور پر مستحکم رکھنے کے لئے جانور اور چراگاہوں کے استعمال کی اہمیت کو بیان فرمایا۔ جیسے کہ ارشاد ربانی ہے:

ہُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّکُمۡ مِّنۡہُ شَرَابٌ وَّمِنۡہُ شَجَرٌ فِیۡہِ تُسِیۡمُوۡنَ ﴿۱۰﴾[11]

وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جس سے تمہیں پینے کی چیزیں حاصل ہوتی ہیں، اور اسی سے وہ درخت اگتے ہیں جن سے تم مویشیوں کو چراتے ہو۔

اللہ تعالی نے تفکر وتدبر کرنے کے لئے مختلف قسم کی چیزوں کو تخلیق کرکے زمین میں پھیلا دیا۔ جیسے کہ ارشاد ربانی ہے:

وَمَا ذَرَاَ لَکُمۡ فِی الۡاَرۡضِ مُخۡتَلِفًا اَلۡوَانُہٗ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّذَّکَّرُوۡنَ ﴿۱۳﴾[12]

اسی طرح وہ ساری رنگ برنگ کی چیزیں جو اس نے تمہاری خاطر زمین میں پھیلا رکھی ہیں، وہ بھی اس کے حکم سے کام پر لگی ہوئی ہیں۔ بیشک ان سب میں ان لوگوں کے لیے نشانی ہے جو سبق حاصل کریں۔

اللہ تعالی نے انسان کی زندگی میں برکت والا پانی، پھلدار پودے اور درخت پیدا فرمائے۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا:

وَنَزَّلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَکًا فَاَنۡۢبَتۡنَا بِہٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الۡحَصِیۡدِ ﴿۹﴾[13]

اور ہم نے آسمان سے برکتوں والا پانی اتارا، پھر اس کے ذریعے باغات اور وہ اناج کے دانے اگائے جن کی کٹائی ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا آیات کریمہ سے بنجر زمینوں کی آبادکاری، فصلات کی کاشت، پانی کا وسیع انتظام، درختوں اور مختلف زمینوں کو آباد کرنے کی اہمیت کے حوالے سے اللہ تعالی نے اپنے مشیت کو کھول کھول کر بیان فرمادیا ہے۔

ماحول کی اہمیت-احادیث کے تناظر میں

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدرتی ماحول کو بہتر رکھنے کے لئے پودے اور پھلدار درخت لگانے کی ترغیب دی اور ان پھلوں کے مختلف چرند پرند کے استعمال کو صدقہ قرار دیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ روایت فرماتے ہیں:

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرَسًا أَوَيَزْرَعُ نَدْعَا فَيا كُل مِنْهُ طَيْرًا وَإِنسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةً [14]-

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روائت ہے انھوں نے کہا حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان جو بھی پھلدار درخت لگاتا ہے یا کھیتی کرتا ہے اور اس سے پرندے یا انسان یا چوپائے کھاتے ہیں تو وہ اس کا صدقہ ہو جاتا ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنجر زمینوں کو آباد کرنے والے حضرات کو ان کی ملکیت قرار دے دیا جیسا کہ ارشاد مبارک ہے:

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لَا حَدٍ فهُوَا حَق.[15]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی بنجر زمین آباد کی جو کسی کی ملکیت میں نہ ہو تو آباد کرنے والا زیادہ حقدار ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف زمینوں کی آبادکاری اور کاشت کاری کے حوالے سے ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا:

فَقَالَ النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضَ فَلْيزرعها أوليمنحها فإِنْ لَمْ يَفْعَلُ فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ[16]

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی زمین ہو وہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو دے دے اگر یہ نہ کرے تو اپنی زمین کو روک رکھے۔

---

[10] السجدہ 27:32

[11] النحل 10:16

[12] النحل 13:16

[13] ق 7:50

[14] بخاری، محمدبن اسماعیل، صحیح البخاری (الریاض: دارالسلام، 1419ء)، ابواب الحرث والمزارعتۂ وماجأء فیۂ، راقم الحدیث: 2170

[15] بخاری، صحیح البخاری، راقم الحدیث :2185

[16] بخاری، صحیح البخاری، راقم الحدیث : 2190

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

نبی کریم ﷺ کا کھڑے پانی میں پیشاب اور غسل جنابت سے منع فرمانا پانی کو آلودگی سے محفوظ رکھنے کا ایک عمومی قاعدہ ہے جو پانی کے کھڑے رہنے کی وجہ سے پیدا ہونے والی خطرناک آلودگی کی نشاندہی کرتا ہے۔

لا يبولن أحدكم في الماء الدائم ولا يغتسل فيه من الجنابة[17]

"تم میں سے کوئی کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ ہی جنابت کی حالت میں غسل کرے۔"

اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ پانی کو صاف رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے، آج جگہ جگہ نالیاں اور گٹر ز ہیں۔ بہت سی بیماریاں نالیوں کی گندگی اور گٹروں کے تعفن سے پھیلتی ہیں

اسی طرح حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی وج میں شکار کرنے اور درختوں کو کاٹنے سے سختی سے منع فرمایا جیسا کہ حدیث پاک میں ارشاد ہے:

إِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حَرَامٌ مُحَرَّمٌ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ"[18]

"وادی وج میں شکار کرنا اور اس کے درخت کاٹنا حرام ہے۔"

"العِضَاهَ" ہر وہ درخت ہے جس کے بڑے کانٹے ہوں، اس کا واحد "عضة" ہے۔

اس حدیث کی تشریح میں شارحینِ حدیث وہ وجوہات لکھی ہیں کہ جن کی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے "وادی وج" کے درختوں کو کاٹنے سے منع فرمایا۔

ماحول کا جدید تصور و تغیر کے مصادر

ماہرین کے نزدیک ماحولیاتی تغیرات کے دو بنیادی اسباب اور مصادر ہیں، جس کی وجہ سے آلودگی و تغیرات پیدا ہوتے ہیں۔ ایک طبعی اور دوسرا مصنوعی، دونوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1۔ طبعی تغیرات

اس سے مراد تغیر کی وہ قسم ہے جس کے وقوع میں انسان کا کوئی عمل دخل نہ ہو بلکہ وہ اللہ تعالی کی تقدیر وارادے کے زیرِاثر پیدا ہوئی ہو، جیسے لاوؤں، زلزلوں اور سیلابوں سے جنم لینے والے تغیرات۔ اس قسم کے تغیرات کے مسببات کو نہ کوئی روک سکتا ہے اور نہ ہی تلافی کی کوئی صورت ہے اور نہ اس پر کوئی پکڑ ہے۔

2۔ انسانی تغیرات

اس سے مراد وہ تغیرات ہیں جو مختلف انسانی افعال کے نتیجے میں وجود میں آتی ہیں جیسے ایٹمی دھماکے، گاڑیوں کے دھویں، کیمیائی مواد اور اس کے علاوہ فیکٹریوں، گھروں، کھیتوں اور انسانی سرگرمیوں سے جنم لینے والے ہر قسم کے فاسد مادوں سے پیدا ہونے والے تغیرات۔ اس قسم کی آلودگی کا ذمہ دار انسان ہے اور اس کو دنیا و آخرت میں اس کی سزا بھگتنی ہوگی.

انسانی سرگرمیوں کی وجہ سے روز بروز کرہ ارض پر موسمیاتی تبدیلیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جس کی واضح مثال گلیشیئرز کا پگھلنا، سیلابوں کا زیادہ آنا، گرمی کی شدت میں اضافہ، اور گرم لہریں ہیں۔ انسانی سرگرمیوں کے باعث زمین سے گرین ہاؤس گیسز کے اخراج میں لگاتار اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔

ماحولیاتی تغیرات کے مظاہر

مندرجہ ذیل چند وہ عوامل ہیں جن کے سبب ماحولیاتی تغیرات وقوع پذیر ہوتے ہیں:

آب و ہوا میں ہمیشہ قدرتی تغیرات ہوتے رہے ہیں۔

لیکن انسانی سرگرمیوں کی وجہ سے اب عالمی درجہ حرارت بڑھ رہا ہے۔

ماضی میں جب سے لوگوں نے تیل، گیس اور کوئلے کا استعمال شروع کیا ہے تب سے دنیا تقریباً 1.2 ڈگری سینٹی گریڈ زیادہ گرم ہوئی ہے۔ یہ ایندھن بجلی کے کارخانوں، ٹرانسپورٹ اور گھروں کو گرم کرنے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔

ان فوسل فیولز کو جلانے سے گرین ہاؤس گیسیں خارج ہوتی ہیں جو سورج کی توانائی کو پھنساتی ہیں۔

---

[17] سنن ابي داود، باب في بئر بضاعة، رقم:70

[18] ابی داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داود، مترجم مولانا انور مگھالوی (لاہور: ضیاءالقران پبلی کیشنز، 2012ء)، باب البول فی الماء الراکد، جلد1:ص 57، راقم الحدیث 64

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

فضا میں ایک گرین ہاؤس گیس جو کاربن ڈائی اکسائیڈ ہے اُس کی مقدار انیسویں صدی کے بعد سے تقریباً 50 فیصد اور گذشتہ دو دہائیوں میں اس میں 12 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

گرین ہاؤس گیسز میں اضافے کی ایک اور وجہ جنگلات کی کٹائی ہے۔

جب درختوں کو جلایا جاتا ہے یا انھیں کاٹا جاتا ہے تو عام طور پر ان میں کاربن کا ذخیرہ ہوتا ہے اُس کا اخراج ہو جاتا ہے۔

جرمن واچ 'دنیا بھر میں ماحولیاتی تبدیلیوں پر تحقیق کے حوالے سے جانی جاتی ہے۔ یہ تنظیم ہر سال 'گلوبل کلائمیٹ رِسک انڈیکس' کے نام سے ایک رپورٹ شائع کرتی ہے۔

رپورٹ کے مطابق پاکستان میں ماحولیاتی تبدیلیوں کی تباہ کاریوں سے گزشتہ دو دہائیوں میں لگ بھگ 10 ہزار لوگ ہلاک ہوئے اور ملکی معیشت کو تقریباً 3 ارب 80 کروڑ ڈالر مالیت کا نقصان بھی ہوا۔

دنیا بھر میں گرین ہاؤس گیسز کے اخراج میں توانائی کے شعبے کا حصہ 75 فیصد ہے اور ڈبلیو ایم او کے سربراہ پیٹیری ٹالس کا کہنا ہے کہ اگر ہم 21ویں صدی میں ترقی چاہتے ہیں تو ماحول دوست توانائی پیدا کرنے کی جانب منتقلی اور توانائی کی استعداد کو بہتر بنانا ضروری ہے۔

انہوں نے کہا کہ 2050 تک زمینی ماحول میں گرین ہاؤس گیسوں کو نیٹ زیرو سطح پر لانا ہمارا مقصد ہے۔ لیکن ہم آئندہ آٹھ برس میں ماحول دوست بجلی کی ترسیل میں دوگنا اضافہ کر کے ہی اس ہدف تک پہنچ سکتے ہیں"۔[19]

ماحولیاتی تغیر کے خطرات

عوام الناس

آب و ہوا کی تبدیلی ہمارے طرز زندگی کو بدل دے گی، جس سے پانی کی قلت پیدا ہو گی اور خوراک پیدا کرنا مشکل ہو جائے گا۔

کچھ خطے خطرناک حد تک گرم ہو سکتے ہیں اور دیگر سمندر کی سطح میں اضافے کی وجہ سے رہنے کے قابل نہیں رہیں گے۔

موسم میں شدت کی وجہ سے پیش آنے والے واقعات جیسے گرمی کی لہر، بارشیں اور طوفان بار بار آئیں گے اور ان کی شدت میں اضافہ ہو جائے گا، یہ لوگوں کی زندگیوں اور ذریعہ معاش کے لیے خطرہ ہو گی۔

غریب ممالک کے شہریوں کے پاس حالات کے مطابق ڈھلنے کا امکان کم ہوتا ہے اس لیے وہ سب سے زیادہ نقصان اٹھائیں گے۔

ماحولیات

قطبی برف اور گلیشیئر تیزی سے پگھل رہے ہیں۔ نشیبی ساحلی علاقوں کے ساتھ ساتھ سمندروں میں طغیانی کا خطرہ ہے۔

جب سائبیریا جیسی جگہوں پر منجمد زمین پگھلتی ہے، وہاں میتھین جو ایک گرین ہاؤس گیس ہے فضا میں خارج ہوتی ہے، جس سے موسمیاتی تبدیلی کی صورتحال مزید خراب ہوتی ہے۔

جنگل کی آگ کے لیے سازگار موسمی حالات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

فرانس اور نیدرلینڈ میں شدید گرمی کی وارننگ جاری کی گئی۔ اس کے علاوہ فرانس، پرتگال، اسپین اور یونان کے جنگلات میں لگنے والی مہلک آگ نے ہزاروں افراد کو اپنے گھر پر مجبور کر دیا۔ حالیہ رپورٹ کے ماحولیاتی ادارے یورپین انوائرمنٹ ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق:

"تغیر و تبدل کے ان حالات میں اگر کوئی اقدامات نہ کیے گئے تو گرمی کی لہریں ہیٹ ویوز صدی کے آخر تک ہر سال یورپ کے 90 ہزار شہریوں کی موت کا باعث بن سکتی ہیں"[20]

قدرت

جب ان کے علاقے میں تبدیلیاں آئیں گی، جانوروں کی کچھ اقسام نئے علاقوں میں منتقل ہو جائیں گی۔

---

[19] https://news.un.org/story/2022/10/154

[20] ماہنامہ مرآۃ العارفین انٹرنیشنل، جولائی 2023ء صفحہ 7

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

Vol.03 No.03 (2025)

لیکن موسمیاتی تبدیلی اتنی تیزی سے ہو رہی ہے کہ بہت سی اقسام کے ناپید ہونے کا امکان ہے۔

سائنسدانوں نے درجہ حرارت میں 1.5 ڈگری سینٹی گریڈ کے اضافے کو گلوبل وارمنگ کے لیے 'محفوظ' حد مقرر کیا ہے۔

اگر درجہ حرارت زیادہ ہو جائے تو قدرتی ماحول میں نقصان دہ تبدیلیاں انسانوں کے طرز زندگی کو تبدیل کر سکتی ہیں۔

بہت سے سائنسدانوں کا خیال ہے کہ ایسا ہو گا اور صدی کے اختتام تک 3 ڈگری سینٹی گریڈ یا اس سے زیادہ کے اضافے کی پیش گوئی کی ہے۔

برطانیہ انتہائی بارش کی وجہ سے سیلاب کے خطرے سے دوچار ہو جائے گا

بحرالکاہل کے نشیبی جزیروں والے ممالک بڑھتی سطح سمندر کی وجہ سے پانی کے نیچے غرق ہو سکتے ہیں

بہت سے افریقی ممالک خشک سالی اور خوراک کی قلت کا شکار ہوں گے

شمالی امریکہ میں بگڑتی خشک سالی کی وجہ سے مغربی حصے متاثر ہوں گے جبکہ دیگر علاقوں میں اضافی بارش اور زیادہ شدید طوفان آنے کا امکان ہے

آسٹریلیا کا سخت گرمی اور شدید خشک سالی کی لپیٹ میں آنے کا امکان ہے

ماحولیاتی تغیر کا نباتاتی پہلو اور سیرت نبوی

اسلام ایک اعتدال پسند اور پرامن دین ھے۔ اسلام کی تعلیمات کیمطابق ہر چیز کے اصول و ضوابط مقرر کے گ ئے ہیں. جہاں پر دوران جنگ دشمن کی عورتوں، بچوں، ضعیف لوگوں اور مذہبی راہنماؤں کو بلاجواز قتل کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ وہیں پر دشمن کی فصلیں، اجناس، کوئی بھی تجارتی مال جو اسلام کے خلاف استعمال نہیں ہو رہا، اس کو نقصان نہ پہنچانے کا حکم دیا گیا ھے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی درخت کاٹنے کی ممانعت:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ملک شام کی طرف لشکر بھیجنے کے موقع پر کھجور کے درختوں اور دیگر پھل دار پودوں کو نہ کاٹنے کی نصیحت کی اور فرمایا:

"إني أوصيك بعشر لا تقتلن صبيا ولا امرأة ولا كبيرا هرما ولا تقطعن شجرا مثمرا ولا تحرين عامرا ولا تعقرن شاة ولا بعيرا إلا الماكلة ولا تغرقن حلا ولا تحرقته ولا تغلل ولاتحين21

"میں تمہیں دس چیزوں کی وصیت کرتا ہوں کہ کسی بچے، عورت، بوڑھے اور پیار کو قتل نہ کرنا، اور نہ ہی پھل دار درخت کاٹنا، اور نہ ہی کسی آباد گھر کو ویران کرنا، اور نہ ہی کسی بھیڑ اور اونٹ کی کونچیں کاٹنا مگر کھانے کے لئے اور کھجوروں کے پوروں کو مت کاٹنا اور نہ ہی انہیں جلانا اور مال غنیمت تقسیم کرنے میں دھوکہ نہ کرنا اور بزدل نہ ہونا۔

اگر ہم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اس نصیحت پر غور کریں کہ جہان پر آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے باقی مختلف چیزون کو نقصان پہنچانے اور ضائع کرنے سے منع فرمایا اسی طرح کھجور کے درختوں اور دیگر پھل دار پودوں کو بھی ضائع کرنے سے سختی سے منع فرمادیا۔

صحابہ کرام کی درخت لگانے کی ترتیب

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالی اجمعین درخت لگانے میں بہت خوشی کا اظہار فرماتے۔ حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ أَنَّهُ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنفرَحُ بِيَوْمِ الجمعةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوزْنَا خَذْ مِنْ أَصُولِ سَلْقَ لَنَا كُنَّا نَخْرِسُهُ فِي أَرْبَعَاتِنَا22

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم جمعہ کے روز بہت خوش ہوتے تھے کیونکہ ایک بوڑھی عورت چقندر کی جڑیں لیتی جسے ہم کیاریوں میں لگاتے تھے۔

اس حدیث مبارکہ کی شرح بیان فرماتے ہوئے شارح بخاری علامہ غلام رسول سعیدی "تفہیم البخاری فی شرح البخاری" میں فرماتے ہیں:

---

21 ابن ابی شیبہ، عبداللہ بن محمد، ابی بکر، المصنف، بیروت- لبنان، دارقرطبۃ، 2006ء

22 بخاری، صحیح البخاری، باب ماجاء فی الغرس، راقم الحدیث:2196

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

"باب کے عنوان سے اس حدیث کی مناسبت اس طرح ھے کہ درخت لگانے اور کھیتی کرنے کا ایک ہی حکم ہے۔اَربِعَاء-ربیع کی جمع ھے اور یہ چھوٹی نہر ھے اس کا معنی یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی نہروں پر درخت لگایا کرتے تھے۔"[23]

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام باقاعدگی کے ساتھ چھوٹی چھوٹی نہروں پر درخت لگانے کی مہم کو جاری وساری رکھتے اور اس عمل پر خوشی کا اظہار فرماتے۔

اہل قریش کی وادی طائف میں طلب رہائش کا سبب

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر طائف سے واپسی کے بعد جس وادی میں آپ نے پناہ دی وہ ایک سرسبز اور پرسکون وادی تھی جس میں گھر بنانے اور قیام کرنے کے لئے اہل قریش میں سے ہر صاحب ثروت خواہش مندرہتا تھا اس کا سبب بیان کرتے ہوئے ابو بکر سراج الدین اپنی کتاب "حیات سرور کائنات محمد" میں فرماتے ہیں:

"وہ جگہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امن وسکون پایا تھا اتنی سنسان نہ تھی جتنی دیکھنے میں معلوم ہوتی تھی۔قریش کا ہر شخص اتنی دولت کی آس لگایا کرتا تھا جو طائف کی سرسبز پہاڑی پر ایک گھر اور ایک باغ خریدنے کے لئے کافی ہو جہاں وہ جاکر پناہ لے سکیں جب مکے کی گرمی کی شدت نقطہ عروج پر ھو۔"[24]

ثابت ہوا کہ اس دور میں گرمی کی تپش اور شدت سے بچنے کیل ئے گھنی اور سرسبز وادیوں میں رہائش پذیر ہونے کی خواہش اور ترجیحات میں شامل تھا۔

ماحولیاتی تغیر کا آبی پہلو اور سیرت النبویہ

ماحولیاتی یا موسمیاتی تغیر و تبدل میں پانی کا بہت اہم کردار ہے۔بعض اوقات پانی کی کمی کے باعث مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بعض اوقات پانی کی فراوانی کو خاطر خواہ استعمال میں نہ لانے کی وجہ سے بھی جانی و مالی نقصانات اٹھانا پڑتے ہیں۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے عملی نظائر سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح سے پانی کے مختلف ذرائع قدرتی پانی،نہری پانی اور چشموں کے پانی کو خاطر خواہ استعمال میں لانے کے عملی اقدامات ک ئے گئے۔جس میں چند ایسی مثالیں پیش کی جاتی ہیں کہ جن پر عمل پیرا ہو کر آج بھی موسمیاتی تغیرات سے پیدا ہونے والے نقصانات سے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔

فراوانی آب سے باغات کی پیداوار میں اضافہ

عام حالات میں جس جگہ پر بنجر پہاڑ یا زمین ہوتی ہے وہاں پر کوئی سبزہ یا باغات وغیرہ نہیں اگتے۔اگر وہاں پر بھی پانی کا مناسب بندوبست کیا جائے یا اللہ تعالی کی طرف سے بارش کا سلسلہ شروع ہو جائے تو زمین یا پہاڑ سرسبز و شاداب ہو سکتے ہیں۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک میں کئی ایسے واقعات موجود ہیں جس میں آپ نے فراوانی آب کے سبب بنجر اور غیر آباد زمین کے آباد ہونے کی پیشین گوئی فرمائی۔غزوہ تبوک کے سفر کے موقع پر حضور صلی اللہ وسلم ایک چشمہ پر ٹھہرے،منہ دھویا اور آئندہ سرسبز و شاداب باغات کی پیشن گوئی فرمائی۔علامہ عبدالکریم الخطیب اپنی تصنیف مبارکہ "النبی محمد" میں فرماتے ہیں:

"وہ ایک چشمہ پر پہنچے اس کا پانی تسمہ کی مثال پھوٹ رہا تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے اور پھر اسے واپس اس کے چشمے میں پھینک دیا تو اس کا کثیر پانی جاری ہو گیا تو لوگوں نے پانی استعمال کیا۔ایسا چشمہ پھوٹا کہ جس کی آواز بجلیوں کی آواز کی مانند تھی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ ممکن ہے کہ تیری زندگی طویل ہو تو تو یہاں دیکھے کہ یہ جگہ باغوں سے بھری ہوئی ہے۔"[25]

یعنی وہاں پر چونکہ پانی کی کمی تھی.آپ کے وضو کا پانی کے ڈالنے سے چشمہ بھر گیا۔پانی کی فراوانی کیوجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درختوں کی پیداوار میں اضافے کی طرف اشارہ فرمایا یعنی جب وافر مقدار میں پانی موجود ہوتا ہے تو درخت بھی زیادہ سے زیادہ اگائے جا سکتے ھیں۔

---

[23] سعیدی، غلام رسول، علامہ، تفہیم البخاری (لاہور: الجدہ پرنٹرز، س ن)، جلد3:صفحہ 582

[24] ابوبکرسراج الدین، حیات سرور کائنات محمد، مترجم معین الدین قادری (لاہور: پروگریسو بکس، 2016ء)، صفحہ 231

[25] الخطیب، عبدالکریم، النبی محمد، مترجم ملک بوستان (لاہور: ضیاء القرآن پبلیکیشنز، 2006ء)، صفحہ 214

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

نہروں اور ڈیمز کے ذریعے پیداوار میں اضافہ

نہری نظام کو مضبوط کرنے اور بارشی پانی کو محفوظ کر کے تالاب اور ڈیمز وغیرہ بنا لینے سے اناج کی پیداوار میں بے پناہ اضافہ ہو سکتا ہے۔ خلفائے راشدین اور ان سے بعد کے خلفاء نے نہری نظام اور بارشوں کے پانی کو محفوظ کرنے کیلئے ڈیمز بنانے کی حکمت عملی تیار فرمائی جس سے بے پناہ اناج کی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ اس حوالے سے شاہ معین الدین احمد ندوی اپنی مشہور زمانہ تصنیف کتاب "تاریخ اسلام" میں فرماتے ہیں:

"حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بصرہ میں ایک نہر کھودی گئی جو نہر معقل کے نام سے موسوم تھی۔ زیاد نے دوبارہ اسے کھدوا کر صاف کروایا۔ عبداللہ بن زیاد نے بخارا کے کوہستان میں ایک نہر نکالی۔ حکم بن عمرو کے اہتمام میں ایک نہر کھودی گئی مگر اس کا افتتاح نہ ہو سکا۔ نہر کے علاوہ پہاڑ کی گھاٹیوں کے گرد بند ھوا کر تالاب بنوائے گئے جن میں برسات کا پانی جمع ہوتا تھا ان نہروں کے ذریعے سے پیداوار میں جو ترقی ہوئی اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ صرف مدینہ کے قرب وجوار میں نہروں کے ذریعے ڈیڑھ لاکھ وسق خرما اور ایک لاکھ وسق گیہوں پیدا ہوتا تھا۔"[26]

اس ثابت ہوا کہ خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام نے نہری نظام کا باقاعدہ بندوبست فرمایا تاکہ بنجر زمینوں کو آباد کر کے زیادہ سے زیادہ اناج حاصل کیا جائے اور سیلاب کی روک تھام کے لیے مضبوط بند تیار کروائے۔

سیلاب کی تباہی سے بچنے کی حکمت عملی

مختلف ممالک میں آئے روز سیلاب کی وجہ سے بے پناہ جانی ومالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اس کے بارے میں جب تک مضبوط حکمت عملی اور عمل درآمد نہ کیا جائے تو اس نقصان سے نہیں بچا جا سکتا۔ حال ہی میں گزشتہ سال مون سون کی شدید بارشوں کے باعث پاکستان میں سیلاب نے شدید تباہی مچاہی۔ وفاقی ادارے نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) کے جاری کردہ اب تک کے مجموعی اعداد وشمار کیمطابق:

"ملک بھر میں سیلاب اور بارشوں کے باعث کم از کم 33 ملین افراد متاثر ہوئے ہیں جبکہ 1739 اموات ہو چکی ہیں۔ سیلاب کے باعث 8 ملین افراد نے نقل مکانی کی۔ سیلاب اور بارشوں سے چار لاکھ سے زائد مکانات اور عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے جبکہ دیہی علاقوں میں سات لاکھ سے زیادہ مویشی بھی بہہ گئے ہیں۔ سب سے زیادہ متاثر ہونے والے صوبوں میں بلوچستان، خیبر پختونخوا اور سندھ شامل ہیں۔[27]

خلیفہ عبدالملک بن مروان کے دور حکومت میں مکہ مکرمہ میں سیلاب آیا تو اس کے بعد اس سے آئندہ بچنے کے لئے بند باندھ دیے گئے۔ شاہ معین الدین احمد ندوی لکھتے ہیں:

"مکہ میں بہت بڑا سیلاب آیا تھا جو سیل جارف کے نام سے مشہور ہے اس سے مکہ کی ساری آبادی تہہ آب ہو گئی اور اہل مکہ کو بہت جانی ومالی نقصان پہنچا۔ عبدالملک نے آئندہ اس سے حفاظت کے لئے ان تمام مکانوں میں جو وادی میں تھے اور مسجدوں اور گلیوں میں مستحکم حصار اور بند بنوا دیے۔"[28]

موجودہ دور کے اندر بھی سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچنے کیلئے مضبوط اور بڑے پیمانے پر تالاب اور ڈیمز بنانے کی اشد ضرورت ہے۔

چشمہ ہائے آب کی تقسیم

کسی بھی زمین کی آبادکاری کے لیے پانی ایک کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر آباد زمین کو آباد کرنے کے لیے چشمے تقسیم فرمائے۔ جس میں لوگوں نے بہت دلچسپی کا اظہار فرمایا بلکہ جس میں تقسیم ہونے کے بعد ان لوگوں نے بھی زمینوں کی طلب ظاہر کی جو آپ سے دور تھے۔ علامہ شبلی نعمانی فرماتے ہیں:

"عرب کی خشک زمین میں سب سے زیادہ ضرورت چشمہ ہائے آب کی تھی چنانچہ ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جو شخص ایسے چشمہ پر قبضہ کر لے جس پر کسی مسلمان نے قبضہ نہیں کیا ہے تو وہ اس کا ہے تو تمام لوگوں نے دوڑ دوڑ کر اپنے اپنے چشموں کی حدود مقرر کر لیں۔"[29]

آج بھی مختلف بنجر اور بے آباد زمینوں کو آباد کرنے کے لئے نیشنل اور انٹرنیشنل سطح پر پانی کے بندوبست کی اشد ضرورت ہے۔

---

[26] ندوی، معین الدین شاہ، تاریخ اسلام (اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، 1975ء)، طبعہ سوم، جلد2:صفحہ31

[27] ماہنامہ مرآۃ العارفین انٹرنیشنل، جنوری 2023ء، صفحہ 8

[28] ندوی، تاریخ اسلام، صفحہ 137

[29] شبلی نعمانی، سیرۃ النبی، جلد2:صفحہ 84

نہروں کے پانی کو روکنے کی ممانعت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فصلات کی آبیاری کے لیے ایک دوسرے کے پانی کو نہ روکنے کا سختی سے حکم فرمایا بلکہ ایک انصاری کو پانی کے معاملے میں بضد ہونے پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ جیساکہ بخاری شریف میں ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزَّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ خَاصَمَ . النير عند النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَرَاجُ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا الخَلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِي سَيْحِ المَاءَ يَمُر فَالَى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمَا عِندَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرِّبَيْرِاسُقِ يَا نَبَيْرُ ثُمَّ ارْسِلِ الْمَاء إلى جَارِكَ فَغَضِبَ الأَنْصَارِى فَقَالَ إِنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجَهُ رَسُولِ اللهِ صلى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا نُبَرُ ثُمَّ احْبِسِ المَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْ بِفَقَالَ النَّغَيْرُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِمُوكَ فيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ قَالَ مُحَمَّد ابن العَباسِ قَالَ أَبو عَبْدِ اللَّهِ لَيْسَ اَحَدٌ يَدَ كُر عَنْ عُرُوةَ عَن عَبدِ اللهِ إِلَّا اللَّيْثُ فَقط

"حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے حضرت زہیر رضی اللہ تعالی عنہ سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حرہ کی نہر جس سے لوگ کھجوروں کو پانی دیتے ہیں کے متعلق جھگڑا کیا۔ انصاری نے کہا پانی کو گزرنے دو اور زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا وہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا لے گئے تو آپ نے حضرت زہیر سے فرمایا اے زبیر تم زمین سیراب کر لو پھر اپنے ہمسایہ کے لئے پانی چھوڑ دو اس پر انصاری غصہ سے بھر گیا اور اُس نے کہا آپ نے یہ فیصلہ اس لئے کیا ہے کہ یہ آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے (یہ سن کر) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور کا رنگ بدل گیا۔ پھر آپ نے فرمایا اسے زبیر اپنی زمین سیراب کرو پھر پانی روکے رکھو حتی کہ دیواروں تک پہنچ جائے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا! میرا خیال ہے کہ یہ آیت کریمہ اس جھگڑے کے متعلق نازل ہوئی" اے محبوب تیرے رب کی قسم وہ لوگ مومن نہیں ہوں گے۔ حتی کہ اپنے معاملات میں آپ کو حاکم مانیں۔"[30]

اس حدیث مبارکہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فصلوں کی آبادکاری اور کاشتکاری کیلئے ایک دوسرے کے پانی کو نہیں روکنا چاہیے تاکہ زیادہ سے زیادہ فصلیں کاشت ہوں اور اناج حاصل کر کے تنگدستی کو دور کیا جاسکے۔

چشموں اور چراگاہوں کی منصفانہ تقسیم

عرب میں ایک مقام "دہنا" ہے جس کے ایک طرف بکر بن وائل کا قبیلہ تھا اور دوسری طرف بنو تمیم رہتے تھے۔ حریث بن حسان نے بکر بن وائل کے لئے اس زمین کی درخواست کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم نامہ جاری کرنے سے پہلے تمیمیہ عورت سے معلومات لیں تو اپنا حکم جاری کرنے کے فیصلے کو تبدیل کر دیا۔ علامہ شبلی نعمانی فرماتے ہیں:

"اتفاق سے اس وقت ایک تمیمیہ موجود تھی آپ نے اس کی طرف دیکھا اس نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ اونٹوں اور بکریوں کی چراگاہ ہے اور اسی کے پاس بنو تمیم کی عورتیں اور بچے بھی رہتے ہیں آپ نے فرمایا بچاری سچ کہتی ہے فرمان نہ لکھو ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے ایک چشمہ اور ایک چراگاہ سب کو کافی ہو سکتا ہے۔"[31]

ماحولیاتی تغیر کا غذائی پہلو اور سیرت نبویہ

مختلف بنجر زمینوں کو آباد کر کے زراعت کی پیداوار میں اضافہ کرنے سے غذائیت کی کمی کو پورا کیا جاسکتا ہے اور اسی سے ہی قحط سالی کا خطرہ دور ہوتا ہے۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے دور خلافت میں زیادہ سے زیادہ نہریں کھدوائیں گئیں جس سے بے پناہ زمینیں آباد ہوئی اور قحط سالی کا خاتمہ ہوا۔ اس حوالے سے شاہ معین الدین احمد ندوی فرماتے ہیں:

"زراعت کی ترقی کے لئے بہت سی نہریں جاری کرائیں جن سے لاکھوں ایکڑ زمین سے سیراب ہوئی تھی اس سے ملک کی زراعت میں بڑی ترقی ہوئی اور قحط سالی کا خطرہ جاتا رہا. مدینہ کے قرب وجوار میں نہر کظامہ، نہر ارزق اور نہر شہداء وغیرہ متعدد نہریں کھدوائیں۔"[32]

---

[30] بخاری، صحیح بخاری، راقم الحدیث : 2205

[31] شبلی نعمانی، سیرۃ النبی، جلد2:صفحہ 85

[32] ندوی، معین الدین، تاریخ اسلام، جلد2:صفحہ 31

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

ماحولیاتی تغیر کا ارضی پہلو اور سیرت نبویہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارضیات پر ہونے والے تغیر و تبدل سے نمٹنے کے لیے زمینوں کو آباد رکھنے کا حکم فرمایا۔ ذیل میں چند ایک مثالیں درج ہیں:

افتادہ زمینوں کی آباد کاری

ملک عرب کا اکثر حصہ ریگستانی، پتھریلا، شعور اور بنجر تھا۔ سر سبز قطعات پر بیرونی قوتیں قابض تھیں لیکن باقی سب زمینیں غیر آباد تھی عربوں کی غیر مامون زندگی کا راز یہی تھا کہ وہ مستقل پیش ور نہ تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو افتادہ زمین آباد کر کے اپنی ملکیت میں رکھنے کا اذن عطا فرمایا۔ علامہ شبلی نعمانی فرماتے ہیں:

"اس بنا پر قیام امن کے لیے بھی ضروری تھا کہ زمین کا نئے سرے سے بندوبست کیا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو زمینیں آباد کرنے کے لئے ترغیب دی کہ جس شخص نے افتادہ زمین کو آباد کیا وہ اس کی ملک ہے اور مزید ترکیب عام کے ساتھ خاص خاص انتظامات بھی فرمائے۔"[33]

معیار تقسیم کی بناء پر جاگیروں کی تقسیم

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف ذرائع سے جو زمین موصول ہوئیں ان کی آباد کاری کے لیے صحابہ کرام میں ان کی استطاعت اور تحدید کے مطابق جاگیریں تقسیم فرمائیں۔ علامہ شبلی نعمانی فرماتے ہیں:

جاگیریں اس فیاضی اور وسعت کے ساتھ دی جاتی تھیں کہ ہر شخص حسب استطاعت ان کا انتخاب اور ان کے رقبہ کی تحدید کر سکتا تھا۔ ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ جہاں تک ان کا گھوڑا دوڑ سکے وہ زمین انکی جاگیر میں داخل ہو گی۔ چنانچہ انہوں نے گھوڑا دوڑایا جب گھوڑا اس مقام تک پہنچ کر رک گیا تو انہوں نے اپنا کوڑا پھینکا اور وہ جس نقطے پر گرا وہ ان کی جاگیر کا رقبہ قرار پایا۔"[34]

آباد کاری کے لیے ملکیت والی زمینوں کی تقسیم

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف صحابہ کرام کو افتادہ و غیر افتادہ زمین عطا فرمائیں حتی کہ مختلف ذرائع سے موصول ہونے والی ملکیتی زمینیں بھی آباد کاری کے لیے صحابہ کرام میں تقسیم فرمادیں۔ علامہ شبلی نعمانی فرماتے ہیں:

"بنو نضیر اور قریظہ کے نخلستان اور کھیت خاص بارگاہ نبوت سے ملک قرار پائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے ان کو مہاجرین اور بعض انصار میں تقسیم فرمادیا اور اسی طرح بلال بن حارث مزنی کو قابل زراعت زمین کا ایک بہت بڑا ٹکڑا اور کانیں مرحمت فرمائیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کو مدینہ کے پاس اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو خیبر میں جاگیریں عطا کیں۔ بنو رفاعہ کو دومتہ الجندل کے پاس زمین عطا کی۔"[35]

ماحولیاتی تغیر اور عالمی طبقہ کی ذمہ داریاں

دنیا کے مختلف ممالک سے کہا جا رہا ہے کہ وہ ایسے اہداف اپنائیں جو ان کے گرین ہاؤس گیسز کے اخراج کو اس صدی کے وسط تک 'صفر' تک لے جائیں۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی اخراج مساوی مقدار جذب کر کے متوازن ہو جائے گا، مثال کے طور پر درخت لگانے کے ذریعے۔
امید یہ ہے کہ یہ درجہ حرارت میں تیزی سے ہونے والے اضافے کو روک کر موسمیاتی تبدیلی کے خطرناک ترین اثرات پر قابو پائے گا۔
موسمی تغیرات کے نتیجے میں کسی بھی ممکنہ تباہی اور آفت سے بچنے کے لئے علاقائی اور بین الاقوامی غیر سرکاری ادارے جن میں سر فہرست اقوام متحدہ کا ادارہ برائے ماحولیات، فوکس ہیومینیٹرین اسسٹنس، ڈبلیو۔ڈبلیو۔ایف، قراقرم ایریا ڈیویلپمنٹ ارگنائزیشن شامل ہیں۔
موسمیاتی تغیرات سے نمٹنے کے لئے عالمی کوششوں کا باقاعدہ آغاز 1992ء میں ریوڈی جنیرو میں اجلاس سے ہوا جس میں مضر گیسوں کے اخراج میں کمی کے لائحہ عمل پر زور دیا گیا۔

---

[33] شبلی نعمانی، علامہ، سیرۃ النبی (اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، 1985ء)، طبع چہارم، جلد 2: صفحہ 82

[34] شبلی نعمانی، سیرۃ النبی، جلد2: صفحہ 83

[35] شبلی نعمانی، سیرۃ النبی، جلد2:صفحہ 83

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

اس کے بعد 1997ء میں جاپان کے شہر کیوٹو میں ایک عالمی معاہدہ ہوا جس پر عملدرآمد 2005ء میں ہوا لیکن چند اہم صنعتی ممالک نے جن میں امریکہ بھی شامل ہے، اس معاہدے پر دستخط نہیں کئے۔ چین، بھارت، برازیل اس معاہدے کا حصہ نہیں تھے۔ کینیڈا نے 2012ء میں کیوٹو پروٹوکول سے دستبردار ہونے کا فیصلہ کیا تھا۔

پیرس معاہدے کا اطلاق 2020ء سے ہوگا۔

دنیا بھر میں گرین ہاؤس گیسز کے اخراج میں توانائی کے شعبے کا حصہ 75 فیصد ہے اور ڈبلیو ایم او کے سربراہ پیٹیری ٹالس کا کہنا ہے کہ اگر ہم 21ویں صدی میں ترقی چاہتے ہیں تو ماحول دوست توانائی پیدا کرنے کی جانب منتقلی اور توانائی کی استعداد کو بہتر بنانا ضروری ہے۔

انہوں نے کہا کہ 2050 تک زمینی ماحول میں گرین ہاؤس گیسوں کو نیٹ زیرو سطح پر لانا ہمارا مقصد ہے۔ لیکن ہم آئندہ آٹھ برس میں ماحول دوست بجلی کی ترسیل میں دوگنا اضافہ کر کے ہی اس ہدف تک پہنچ سکتے ہیں۔[36]

موجودہ دور میں قدرتی ماحول کی تباہی اور اس حوالے سے علمائے کرام کا کردار

دور حاضر کے علماء کرام کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ قدرتی ماحول کو تباہی سے بچانے کے لئے اپنا مثبت کردار ادا کریں۔ علمائے کرام کو چاہیے کہ وہ اپنے درس و بیان اور خطابات میں سماجی و معاشرتی ضروریات کی اہمیت پر گفتگو فرمائیں تاکہ نوجوان نسل کو ہمارے قدرتی ماحول میں پیدا ہونے والے مسائل کا ادراک ہو سکے اور آفاقی احکامات کی پاسداری کے لیے فوکس کیا جائے۔ معاشرتی طور پر علمائے کرام ایک ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ معتدلانہ اور بقائے باہمی پر مبنی گفتگو کو عام کیا جائے۔ اپنے ذاتی مفادات کو پس پشت رکھتے ہوئے خالصتاً دین اسلام کی تعلیمات کا پرچار کیا جائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے وہ عملی نظائر بیان کئے جائیں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ کے ساتھ بھی اچھے تعلقات قائم رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ کیوں کہ جب تک ہمارے مذہبی حلقوں کے اندر قدرتی ماحول کی پاکیزگی اور تحفظ کے بارے میں مکمل آگاہی نہیں دی جائے گی تو ہمارے اندر روادارانہ، معتدل اور متحرک سوچ سمجھا جا گر نہیں ہو سکتی۔ آج پوری دنیا جس قدر کرائسز کا شکار ہو چکی ہے علمائے کرام اس میں بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

سفارشات و تجاویز

1. تعلیمی نصاب میں ماحولیاتی تعلیمات کا شامل کرنا: اسلامی تعلیمات اور سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں ماحولیاتی تحفظ کے موضوعات کو تعلیمی اداروں کے نصاب کا لازمی حصہ بنایا جائے۔
2. شجرکاری مہمات کا فروغ: مساجد، مدارس اور تعلیمی اداروں کی سطح پر وسیع پیمانے پر شجرکاری مہمات چلائی جائیں، جس میں درخت لگانے کو صدقہ جاریہ قرار دیا جائے۔
3. پانی کے تحفظ کے اقدامات: اسلامی تعلیمات کے مطابق پانی کے ضیاع کو روکنے کے لیے آگاہی مہم چلائی جائے اور جدید آبپاشی کے طریقوں کو اپنایا جائے۔
4. توانائی کے متبادل ذرائع: مساجد اور اسلامی اداروں میں شمسی توانائی جیسے متبادل ذرائع کو اپنایا جائے تاکہ کاربن کے اخراج میں کمی لائی جا سکے۔
5. فضائی آلودگی پر قابو پانا: صنعتی اداروں کے لیے اسلامی اصولوں کے مطابق گائیڈ لائنز جاری کی جائیں تاکہ فضائی آلودگی کو کم کیا جا سکے۔
6. پلاسٹک کے استعمال میں کمی: یک بار استعمال ہونے والے پلاسٹک کے متبادل تلاش کرنا اور اسلامی اصول "لاضرر ولا ضرار" (نہ نقصان پہنچاؤ نہ نقصان اٹھاؤ) کے تحت پلاسٹک کے استعمال کو محدود کرنا۔
7. ماحولیاتی تحفظ کی اسلامی فقہ: علماء کرام کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو ماحولیاتی تحفظ کے جدید مسائل کے حوالے سے اسلامی فقہ کی روشنی میں رہنمائی فراہم کرے۔
8. بین الاقوامی تعاون: اسلامی ممالک کے درمیان ماحولیاتی تحفظ کے حوالے سے علم اور تجربات کے تبادلے کے لیے پلیٹ فارم قائم کیا جائے۔
9. عوامی بیداری مہم: خطبات جمعہ اور دیگر مذہبی تقاریب میں ماحولیاتی تحفظ کے اسلامی اصولوں سے عوام الناس کو آگاہ کیا جائے۔
10. ماحولیاتی وقف کے ادارے: اسلامی تاریخ کے طرز پر ماحولیاتی تحفظ کے لیے وقف کے ادارے قائم کیے جائیں جو جنگلات، آبی ذخائر اور فضا کے تحفظ کے لیے کام کریں۔

---

[36] https://news.un.org/story/2022/10/154

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

ان سفارشات پر عمل درآمد سے نہ صرف ہم موجودہ ماحولیاتی چیلنجز کا مقابلہ کر سکیں گے بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک پائیدار اور صحت مند ماحول بھی چھوڑ سکیں گے۔

نتائج تحقیق

تحقیق کے نتائج سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام ماحولیاتی تحفظ کے حوالے سے ایک مکمل اور جامع نظریہ پیش کرتا ہے۔ قرآن مجید کی متعدد آیات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ میں فطری ماحول کے تحفظ کو انسانی ذمہ داری قرار دیا گیا ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ اسلامی تعلیمات میں زمین، پانی، ہوا، جنگلات اور حیوانات کے تحفظ پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت لگانے، پانی کے محتاط استعمال، زمین کی آبادکاری اور فضائی آلودگی سے بچاؤ کی واضح ہدایات فرمائی ہیں۔ تحقیق کے نتائج کے مطابق خلافت راشدہ کے دور میں بھی ماحولیاتی تحفظ کے اقدامات کو خاص اہمیت حاصل تھی، جس میں نہری نظام کی تعمیر، جنگلات کے تحفظ اور شہری منصوبہ بندی میں ماحولیاتی عوامل کو مد نظر رکھنا شامل تھا۔ موجودہ دور کے ماحولیاتی چیلنجز کے تناظر میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ مسلم معاشروں میں ماحولیاتی شعور کو فروغ دینے کی شدید ضرورت ہے۔ تحقیق سے ظاہر ہوا کہ اگر اسلامی ممالک قرآن وسنت کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ماحولیاتی پالیسیاں تشکیل دیں تو نہ صرف مقامی سطح پر ماحولیاتی مسائل پر قابو پایا جا سکتا ہے بلکہ عالمی ماحولیاتی بحران کے حل میں بھی اہم کردار ادا کیا جا سکتا ہے۔ مطالعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلامی مالیاتی نظام میں زکوٰۃ و وقف کے ذریعے ماحولیاتی تحفظ کے منصوبوں کے لیے مالی وسائل مہیا کیے جا سکتے ہیں۔

تحقیق کے نتائج کے مطابق مذہبی رہنماؤں اور علماء کرام کو ماحولیاتی تحفظ کی اسلامی تعلیمات کی تشہیر میں کلیدی کردار ادا کرنا چاہیے۔ مساجد اور مدارس میں ماحولیاتی تعلیمات کو شامل کرنے سے عوام الناس میں اس حوالے سے آگاہی پیدا کی جا سکتی ہے۔ بین الاقوامی سطح پر اسلامی ممالک کو ماحولیاتی تحفظ کے حوالے سے متحد ہو کر کام کرنا چاہیے اور اسلامی تعاون تنظیم (OIC) جیسے فورمز پر اسے ترجیح دی جانی چاہیے۔ تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جدید ٹیکنالوجی اور اسلامی اصولوں کے امتزاج سے ماحولیاتی مسائل کے مؤثر حل تلاش کیے جا سکتے ہیں۔

آخر میں، تحقیق کے نتائج سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ اسلامی تعلیمات ماحولیاتی تحفظ کے حوالے سے ایک جامع اور پائیدار نظریہ پیش کرتی ہیں، جس پر عمل پیرا ہو کر نہ صرف موجودہ ماحولیاتی بحران سے نمٹا جا سکتا ہے بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک محفوظ اور صحت مند ماحول بھی فراہم کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ انفرادی اور اجتماعی سطح پر اسلامی تعلیمات پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے اور ماحولیاتی تحفظ کو دینی فریضہ سمجھتے ہوئے اس پر عمل کیا جائے۔